سینٹ پال کا عیسائیت کی تشکیل میں ایک متنازع کردار

St. Paul's Controversial Figure in the Formation of Christianity

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.17499267

**Aown Muhammad*
***Dr. Farhat Naseem Alvi*

ABSTRACT

This article investigates the foundational influences behind the development of Christianity, questioning whether its present form aligns more with the original teachings of Jesus or with later theological interpretations. It contrasts Jesus' emphasis on love, morality, and closeness to God with the structured doctrines introduced later, including divinity, atonement, and salvation. The study critiques the figure traditionally credited with formalizing these beliefs, highlighting their incorporation of Hellenistic, Gnostic, and non-Jewish elements. Despite identifying significant doctrinal alterations and theological shifts, the argument paradoxically maintains that this figure remains the essential path to God and Christ. This contradiction raises important questions about scholarly objectivity and whether the prevailing understanding of Christianity is shaped more by faith or historical reinterpretation.

Keywords: *Christianity ,Atonement, Divinity of Christ, Gnostic, Hellenistic*

تمہید:

یہ مضمون عیسائیت کی ترقی کے پیچھے کارفرما بنیادی اثرات کی چھان بین کرتا ہے، اور اس بات پر سوال اٹھاتا ہے کہ کیا اس کی موجودہ شکل حضرت عیسیٰؑ کی اصل تعلیمات کے زیادہ قریب ہے یا بعد کے الہیاتی تشریحات کے۔ یہ حضرت عیسیٰؑ کے محبت، اخلاقیات اور خدا سے قربت پر زور دینے کو بعد میں متعارف کرائے گئے منظم عقائد سے موازنہ کرتا ہے، جن میں الوہیت، کفارہ اور نجات جیسے تصورات شامل ہیں۔ یہ مطالعہ اس شخصیت پر تنقیدی نظر ڈالتا ہے جسے روایتی طور پر ان عقائد کو مرتب کرنے کا سہرا دیا جاتا ہے، اور اس بات کو اجاگر کرتا ہے کہ کس طرح ان میں یونانی، گنوسٹک اور غیر یہودی عناصر شامل کیے گئے۔ اگرچہ اس میں اہم عقائدی تبدیلیوں اور الہیاتی تبدیلیوں کی نشاندہی کی گئی ہے، لیکن دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ دلیل اس شخصیت کو خدا اور مسیح تک پہنچنے کا لازمی ذریعہ قرار دیتی ہے۔

....

**Mphil, Islamic Studies, University Of Sargodha*
***Chairperson, Department of Islamic Studies, University Of Sargodha*

یہ تضاد اہم سوالات کو جنم دیتا ہے کہ کیا علمی معروضیت موجود ہے، اور کیا عیسائیت کی موجودہ تفہیم زیادہ تر ایمان کی بنیاد پر ہے یا تاریخی دوبارہ تشریح کی مرہون منت ہے۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ عیسائیت کی موجودہ شکل شاید حضرت عیسیٰؑ کی اصل تعلیمات سے کافی مختلف ہو چکی ہے، جس میں بعد کے ادوار کے فلسفیانہ اور ثقافتی اثرات شامل ہو گئے ہیں۔

قرآن پاک اس بارے میں واضح رہنمائی فراہم کرتا ہے، جیسا کہ سورۃ المائدہ میں ارشاد ہے: 'بے شک وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا کہ مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے۔'[1] یہ آیت واضح کرتی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات میں انہیں خدا یا خدا کا بیٹا قرار دینے کا کوئی تصور نہیں تھا۔ آخری تجزیہ میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ موجودہ عیسائیت ایک تاریخی ارتقائی عمل کا نتیجہ ہے جس میں مختلف ثقافتی، فلسفیانہ اور سیاسی عوامل نے اپنا کردار ادا کیا ہے، نہ کہ محض حضرت عیسیٰؑ کی اصل تعلیمات کی براہ راست ترجمانی، تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ پولس کی کارستانی ہے۔

سینٹ پال (پولس) کے احوال اور عہدِ رسالت میں کردار

سینٹ پال، جنہیں پولس رسول کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، عیسائیت کے ابتدائی دور کی سب سے بااثر شخصیات میں سے ایک تھے۔ تقریباً 5 عیسوی میں ترسس شہر (موجودہ ترکی) میں پیدا ہوئے۔ فلپیوں کے نام خط میں پولس اپنے ماضی کے بارے میں کہتا ہے:

"آٹھویں دن میرا ختنہ ہوا، اسرائیل کی قوم اور بنیامین کے قبیلے کا ہوں، عبرانیوں کا عبرانی، شریعت کے اعتبار سے فریسی ہوں۔"[2]

پولس کا اصل نام اور پس منظر

پولس کا اصل عبرانی نام ساؤل یا شاؤل[3] تھا، جس کے معنی" خدا سے مانگا ہوا "ہیں۔ اس کا رومی نام پولس تھا۔ وہ یہودی نسل ہونے کی وجہ سے رومیوں کی غلام قوم سے تعلق رکھتا تھا، لیکن اس کے باوجود سلطنت روم کے مکمل شہری حقوق حاصل تھے۔ اپنی تبلیغ کے دوران اس نے اپنے رومی نام" پولس "کو استعمال کیا، جو" رسولوں کے اعمال "میں درج ہے۔

ابتدائی زندگی اور مخالفت

پولس ابتدائی طور پر ایک کٹر یہودی تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کو گمراہ سمجھتا تھا۔ وہ عیسائیوں کے خلاف ظلم و ستم میں پیش پیش تھا اور انہیں قید کرواتا تھا۔[4] اگر تاریخ پر غور کیا جائے تو پتا چلتا ہے کے پال ایک قابل اور ذہین یہودی تھا۔ انہوں نے یروشلم میں مشہور استاد گملئیل (Gamaliel) کے زیر تعلیم علم حاصل کیا۔ وہ یہودی قانون اور صحیفوں میں گہری مہارت رکھتا تھا۔[5]

دمشق کا واقعہ اور تبدیلی

تقریباً 33-36 [6] عیسوی میں، جب پولس دمشق کے راستے پر عیسائیوں کو گرفتار کرنے جارہا تھا، اس نے ایک **نور** دیکھا اور

ایک آواز سنی:

"اے ساؤل! اے ساؤل، تو مجھے کیوں ستاتا ہے؟[7]"

اس آواز نے خود کو" یسوع "بتایا۔ اس واقعے کے بعد پولس نابینا ہو گیا، لیکن دمشق میں ایک عیسائی شاگرد حننیاہ [8] کی دعا سے اس کی بینائی واپس آگئی اور اس نے عیسائیت قبول کر لی۔

رسول کا لقب

عیسائی مذہبی ادب میں پولس کو **رسول**(Messenger) [9] لقب دیا گیا ہے، حالانکہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصل حواریوں میں شامل نہیں تھا۔ اس کی رسالت کو ابتدائی عیسائیوں نے شدید تنقید کا نشانہ بنایا، لیکن بعد میں اسے قبول کر لیا گیا۔

خدمات اور تبلیغی سفر

پولس نے رومی سلطنت بھر میں کئی تبلیغی سفر کیے اور غیر یہودیوں (جنتیلیوں) کو عیسائیت کی دعوت دی۔ اس نے متعدد گرجا گھروں کی بنیاد رکھی اور 14 خطوط لکھے جو سب کے سب اناجیل میں شامل ہیں۔ یہ خطوط، جنہیں خطوط کہا جاتا ہے، رومیوں، کرنتھیوں (1 اور 2)، گلتیوں، افسیوں، فلپیوں، کلسیوں، تھسلنیکیوں (1 اور 2)، تیمتھیس (1 اور 2)، ططس، اور فلیمون اور عبرانیوں شامل ہیں۔ ان کی تحریریں تھیولوجی مسائل، عملی زندگی، اور چرچ کی تنظیم پر مشتمل ہیں۔، جو آج بائبل کا حصہ ہیں۔

قید اور موت

پولس کو اپنے عقائد کی وجہ سے قید کیا گیا اور روایات کے مطابق **64-67** [10] **عیسوی** میں روم کے بادشاہ **نیرو** کے دور میں سر قلم کر کے پھانسی دے دی گئی۔

میراث

پولس کے نظریات نے عیسائیت کو ایک عالمی مذہب بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ آج بھی اس کے خطوط عیسائی عقیدے کی بنیاد ہیں، اور اسے 29 جون کو سینٹ پیٹر کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے۔

سینٹ پال کی زندگی ایمان کی تبدیلی کی ایک عظیم مثال ہے۔ اس نے عیسائیت کو ایک نئی شکل دی، جس کے اثرات آج تک موجود ہیں۔ تاہم، مسلمان اس کے بعض نظریات (جیسے تثلیث اور صلیب پر کفارہ) کو حضرت عیسیٰ کی اصل تعلیمات کے خلاف سمجھتے ہیں۔ قرآن اس بارے رہنمائی فراہم کرتا ہے کہ

"لَقَدۡ كَفَرَ الَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡمَسِيۡحُ ابۡنُ مَرۡيَمَ۔"[11]

حضرت عیسیٰؑ کی اصل تعلیمات اور پولس: ایک اسلامی تجزیہ

اسلامی علماء کا ماننا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے توحید، تقویٰ، اور اخلاقیات پر مبنی تعلیمات پیش کیں، جن پر ان کے حواری—قرآنی اصطلاح میں "اَلْحَوَارِيُّون"[12] سچے دل سے عمل پیرا تھے۔ تاہم، ابتدائی عیسائیت کی تشکیل میں پولس (سینٹ پال) کی شخصیت ایک متنازع مقام رکھتی ہے، جس نے ایسے عقائد و نظریات متعارف کرائے جنہیں اسلامی نقطہ نظر سے حضرت عیسیٰؑ کی اصل تعلیمات سے انحراف سمجھا جاتا ہے۔

قرآن مجید میں پولس کا نام نہیں آتا، اور یہ خاموشی بعض مسلم علماء کے نزدیک اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ پولس نے جو اضافے کیے وہ خدائی تعلیمات پر مبنی نہیں تھے۔ اس نے حضرت عیسیٰ کی الوہیت، کفارہ، اور صرف ایمان کے ذریعے نجات جیسے عقائد متعارف کروائے جو کہ اسلامی عقیدہ توحید سے متصادم ہیں۔[13] یوں، پولس کو عیسائیت کو یہودیت کے ایک فرقے سے الگ ایک نیا مذہب بنانے کا ذمہ دار سمجھا جاتا ہے۔

تاریخی لحاظ سے دیکھا جائے تو پولس، جو ابتدائی طور پر حضرت عیسیٰؑ کے پیروکاروں کا شدید مخالف تھا، دمشق کے راستے میں پیش آنے والے ایک تجربے کے بعد مسیحی کہلانے لگا۔ اُس نے خود کو "رسول" قرار دیا حالانکہ وہ حضرت عیسیٰؑ کے براہِ راست شاگرد یا حواری نہ تھا۔ ابتدائی کلیسیا میں اس کی رسالت کو قبول نہیں کیا گیا اور بہت سے صحابۂ عیسیٰؑ نے اسے شک کی نگاہ سے دیکھا۔ پولس کے متعلق خود میئر لکھتا ہے: "یہ وہ شخص ہے جس نے ساری دنیا کو الٹا کر دیا ہے۔ اس نے ہمیں ایک نیا خدا دیا ہے، جو سچا خدا نہیں ہے۔"[14]

پولس نے تبلیغی سفر کیے، خطوط لکھے، اور نئے عقائد کی بنیاد رکھی۔ اُس کے 14 خطوط آج کے "نئے عہد نامے" میں شامل ہیں، اور انہی میں اس نے اپنی الٰہیاتی آرا بیان کیں۔ ان تحریروں میں اس نے شریعت کو "لعنت"[15] قرار دیا اور ایمان کو نجات کا واحد ذریعہ کہا۔ اس پر مستشرقین اور مسلم مفکرین دونوں نے تنقید کی کہ اس نے یونانی فلسفہ، ہیلینک عقائد، اور گنوسٹک روایات کو عیسائی تھیولوجی میں شامل کیا، جس سے اصل توحیدی پیغام مسخ ہو گیا۔

اسلامی روایت میں پولس پر سنجیدہ تنقید نسبتاً بعد کے ادوار میں نمایاں ہوئی، خاص طور پر جب بین المذاہب مکالمات اور مناظرے عام ہوئے۔ محققین جیسے ساجد میر نے اپنی کتابوں میں اس پہلو کو واضح کیا کہ موجودہ عیسائیت کی شکل میں پولس کا کردار مرکزی حیثیت رکھتا ہے—نہ کہ حضرت عیسیٰؑ کا۔

سینٹ پال کے عقائد و نظریات: عیسائیت کی تشکیل میں ایک اہم کردار

ڈاکٹر آرنلڈ میئر کی کتاب "یسوع یا پال؟" میں سینٹ پال کے نظریات، عقائد اور تعلیمات پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ میئر کا

کہنا ہے کہ موجودہ عیسائیت درحقیقت حضرت عیسیٰؑ کی اصل تعلیمات نہیں، بلکہ پال کے نظریات پر مبنی ہے۔ پال نے مسیحیت کو ایک نئی شکل دی، جس میں الوہیت، ابنیت اور تثلیث جیسے عقائد شامل ہیں۔ پولس کا ایک قول جیسے میئر اپنی کتاب میں ذکر کرتے ہیں اس کے نظریات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ

"خدا کا دنیا سے کوئی براہ راست تعلق نہیں ہے۔ اس نے دنیا کو اپنے بیٹے کے ذریعے بنایا۔ مزید برآں، دنیا اور خدا کے درمیان فرشتوں کی طاقتوں اور عنصری قوتوں کا غلبہ ہے، جو موسموں اور سالوں پر حکومت کرتی ہیں۔ فرشتے ہیں، تخت ہے، سلطنتیں ہیں اور طاقتیں ہیں جن کا مقصد انسان کو خدا سے الگ کرنا ہے درحقیقت، اس دنیا کا دیوتا خود شیطان ہے، جو ہمیشہ سچے خدا کی راہ میں رکاوٹ ڈالتا ہے، اور اپنے فرشتوں کے ذریعے خدا کے لوگوں کو متاثر کرتا ہے۔"[16]

پولس، جو ابتدا میں یہودی تھا، بعد میں عیسائیت قبول کر کے اس کے سب سے بڑے مبلغین میں سے ایک بن گیا۔ میئر کے مطابق، پال نے یسوعؑ کی سادہ تعلیمات کو تبدیل کر کے ایک نئے مذہبی ڈھانچے کی بنیاد رکھی۔ اس نے کہا:

یہ وہ شخص ہے جس نے ساری دنیا کو الٹا کر دیا ہے۔ اس نے ہمیں ایک نیا خدا دیا ہے، جو سچا خدا نہیں ہے۔"[17]

پال کے اہم عقائد

1. الوہیت اور ابنیت کا تصور:

پال نے حضرت عیسیٰؑ کو "خدا کا بیٹا[18]" اور بعد میں خود "خدا[19]" قرار دیا۔ اس نے کہا: "خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا، جو تمام مخلوقات سے پہلے موجود تھا۔"[20] یہ عقیدہ بعد میں تثلیث[21] کی شکل میں عیسائیت کا مرکزی نظریہ بن گیا۔ اس کے اس نظریہ نے لوگوں میں خدا کے ساتھ ساتھ مسیح اور روح القدس کی پرستش کا رجحان پیدا کیا، لیکن خود انجیل اس کی اس بات کی نفی کرتی ہے اور واضح کرتی ہے کے وہ مسیح اللہ کے رسول تھے نا کہ بیٹے۔ انجیل میں ہے کہ "اے اسرائیل! رب ہمارا خدا ایک ہی رب ہے۔"[22] اسی طرح ایک اور جگہ یوں ذکر آیا ہے کہ "تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اسی کی ہی عبادت کر۔"[23] انجیل کے ان حکموں سے یہ بات تو ثابت ہو گئی ہے کہ پولس کا یہ دعوع کرنا کہ مسیح خدا کے بیٹے ہیں یا خود خدا ہیں غلط ہے کیونکہ خود انجیل ہی ان کو خدا کا بندا ثابت کر رہی ہے اور صرف خدا کی عبادت کرنے کا کہہ رہی ہے۔ اس کے متعلق قرآن میں ارشاد ہے کہ

لَقَدۡ كَفَرَ ٱلَّذِينَ قَالُوٓاْ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلۡمَسِيحُ ٱبۡنُ مَرۡيَمَۖ وَقَالَ ٱلۡمَسِيحُ يَٰبَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ ٱعۡبُدُواْ ٱللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمۡۖ إِنَّهُۥ مَن يُشۡرِكۡ بِٱللَّهِ فَقَدۡ حَرَّمَ ٱللَّهُ عَلَيۡهِ ٱلۡجَنَّةَ وَمَأۡوَىٰهُ ٱلنَّارُۖ وَمَا لِلظَّٰلِمِينَ مِنۡ أَنصَار[24]

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ [25]

اللہ نے خود قرآن میں ارشاد فرمایا کہ وہ واحد ہے لا شریک، اس کا کوئی ثانی نہیں نا اس کی کوئی اولاد ہے نا وہ کسی کی اولاد ہے۔[26] اس کے علاوہ بھی قرآن میں بہت سی آیات موجود ہیں جو عقیدہ تثلیث، الوہیت اور ابنیت کی نفی کرتی ہیں۔

2. صلیب اور کفارے کا نظریہ:

پولس کی شہرت کا بنیادی سبب اُس کا "کفارے کا نظریہ" تھا۔ مسیح علیہ السلام کی صلیبی شہادت کے بعد، اُن کے حواریوں پر شدید ذہنی کرب طاری تھا، کیونکہ وہ تورات کی اُس تعلیم سے واقف تھے جس میں کہا گیا تھا" :جو شخص سولی پر چڑھایا جائے، وہ خدا کے ہاں ملعون ہے۔[27] "پولس نے اُنہیں یقین دلایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت لعنت نہیں، بلکہ انسانیت کے گناہوں کی قیمت چکانے کے لیے ایک مقدس قربانی تھی۔[28] اِس وضاحت نے حواریوں کے دلوں سے ایک گہرا نفسیاتی بوجھ ہٹادیا۔ یہی وجہ تھی کہ پولس، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیروکاروں اور اہلِ ایمان کے درمیان مقبول ہوتا چلا گیا پال کا کہنا تھا کہ مسیح کی صلیب انسانوں کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ اس نے لکھا: "جس طرح ایک آدم کے گناہ سے سب گنہگار ٹھہرے، اسی طرح ایک (مسیح) کی فرمانبرداری سے سب راستباز ٹھہریں گے۔" اسلام اس نظریے کو رد کرتا ہے اور قرآن میں صراحتاً کہا گیا ہے کہ وَقَوۡلِهِمۡ إِنَّا قَتَلۡنَا ٱلۡمَسِيحَ عِيسَى ٱبۡنَ مَرۡيَمَ رَسُولَ ٱللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمۡۚ وَإِنَّ ٱلَّذِينَ ٱخۡتَلَفُواْ فِيهِ لَفِي شَكّ. مِّنۡهُۚ مَا لَهُم بِهِۦ مِنۡ عِلۡمٍ إِلَّا ٱتِّبَاعَ ٱلظَّنِّۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا [29]

3. شریعت کی منسوخی:

پال نے یہودی شریعت کو "لعنت"[30] قرار دیا اور ایمان کو نجات کا واحد ذریعہ بتایا۔ اس نے کہا: "راستبازی شریعت کے اعمال سے نہیں، بلکہ مسیح پر ایمان سے ملتی ہے۔"[31] حالانکہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا تھا: "میں توریت کو منسوخ کرنے نہیں، بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔"[32] قرآن پولس کے اس نظریے کو اس طرح رد کرتا ہے کہ

وَمَا جَعَلْنَا عَلَيْكَ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ"[33] وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ"[34] اتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ"[35]
إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ"[36]

قرآن پاک شریعت کو اللہ کی حتمی ہدایت قرار دیتا ہے، جس میں عدل، رحمت اور سہولت شامل ہے۔ یہ پچھلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے لیکن تحریف کے بعد اب صرف قرآن وسنت ہی حجت ہیں۔

4. دوبارہ جی اٹھنے کا عقیدہ:

پولسی عقیدے کے مطابق، حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام سولی پر چڑھائے جانے کے تیسرے دن دوبارہ زندہ ہو کر اپ نے حواریوں کے سامنے ظاہر ہوئے، انہیں ہدایات دیں، اور پھر آسمان پر اٹھا لیے گئے۔ "اگر مسیح نہیں جی اٹھا تو ہماری منادی بے فائدہ ہے۔"[37] لیکن تاریخی شواہد کے مطابق، صلیب کے وقت مسیح کے حواری موجود نہیں تھے، جس سے اس واقعے کی صداقت پر شک پیدا ہوتا ہے۔ یہ تصور درحقیقت عیسائیت سے پہلے بھی مختلف تہذیبوں میں پایا جاتا تھا۔ تاریخی شواہد کے مطابق، 1903-1904ء میں شہر کالاشیر کٹ کے کھنڈرات سے کچھ قدیم سلیں دریافت ہوئیں، جو آشوری کتب خانے کا حصہ تھیں۔ یہ کتب خانہ حضرت مسیح علیہ السلام سے تقریباً 900 سال قبل وجود میں آیا تھا۔ ان تحریروں سے پتا چلتا ہے کہ بابل و آشور کے بعل دیوتا کے بارے میں بھی مرنے کے بعد زندہ ہونے کا عقیدہ موجود تھا۔ اس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ حیات بعد الموت کا یہ تصور قدیم مشرکانہ تہذیبوں سے ماخوذ ہو سکتا ہے۔ پولس نے اس تنقید سے بچنے کے لیے ایک نیا نظریہ پیش کیا۔ اس نے کہا کہ حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کی موت کوئی لعنتی موت نہیں، بلکہ ایک قربانی تھی جو انسانیت کو گناہ اور شریعت کے بوجھ سے نجات دلانے کے لیے دی گئی۔ اس لیے انہیں ملعون سمجھنے کی بجائے، انہیں نجات دہندہ ماننا چاہیے۔ پولس نے نہ صرف مسیح کے دوبارہ جی اٹھنے پر زور دیا، بلکہ اسے صرف کفارے کے عقیدے تک محدود نہیں رکھا، بلکہ اسے پورے مسیحی ایمان کی بنیاد بنا دیا۔

خلاصہ:

سینٹ پال، جسے پولس رسول کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، عیسائیت کی تاریخ میں ایک انتہائی متنازع اور بااثر شخصیت کے طور پر ابھرا۔ ابتدائی زندگی میں یہودی فریسی اور عیسائیوں کا سخت مخالف رہنے کے بعد، دمشق کے راستے پر اس کا اچانک مذہبی تجربہ اس کی زندگی کا اہم موڑ ثابت ہوا، جس کے بعد وہ عیسائیت کا سب سے بڑا مبلغ بن گیا۔ پولس نے اپنے تبلیغی سفر اور تحریروں کے ذریعے عیسائیت کو ایک نئی شکل دی، جس کے اثرات آج تک جاری ہیں۔ اس نے تثلیث، کفارے کے نظریے اور شریعت کی منسوخی جیسے نئے عقائد متعارف کروائے، جو حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کی اصل تعلیمات سے واضح طور پر مختلف تھے۔

پولس کے نظریات نے عیسائیت کو یہودیت سے ایک الگ مذہب بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس نے مسیح کو "خدا کا بیٹا" اور بعد ازاں خود "خدا" قرار دینے کا نظریہ پیش کیا، جو بعد میں تثلیث کی شکل میں عیسائی عقیدے کا مرکزی نکتہ بن گیا۔ اسی طرح اس نے صلیب پر موت کو انسانوں کے گناہوں کا کفارہ قرار دیا اور شریعت کے بجائے صرف ایمان کو نجات کا ذریعہ بتایا۔ یہ تمام نظریات اسلامی تعلیمات کے بالکل خلاف ہیں، جیسا کہ قرآن پاک میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ "بے شک وہ لوگ کافر ہوئے جنہوں نے کہا کہ اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے"[38]۔

تاریخی شواہد سے پتا چلتا ہے کہ پولس کے بہت سے نظریات قدیم مشرکانہ تہذیبوں سے متاثر تھے۔ مثال کے طور پر، بعل دیوتا کے بارے میں مرنے کے بعد زندہ ہونے کا عقیدہ، جو مسیح کے دوبارہ جی اٹھنے کے تصور سے ملتا جلتا ہے۔ اسی طرح خدا کا بیٹا اور دیگر عقائد بھی قدیم تہذیبوں سے لیے گئے ہیں۔ پولس نے ان قدیم تصورات کو عیسائیت میں شامل کر کے اسے ایک نیا مذہبی ڈھانچہ دیا۔

اسلامی نقطہ نظر سے، پولس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اصل توحیدی تعلیمات کو مسخ کرنے کا ذمہ دار سمجھا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں واضح ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول تھے، نہ کہ خدا یا اس کا بیٹا۔ اسی طرح صلیب پر موت کے نظریے کو قرآن نے واضح طور پر رد کیا ہے: "اور ان کے قول کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم رسول اللہ کو قتل کر دیا، حالانکہ نہ تو انہوں نے اسے قتل کیا اور نہ ہی سولی پر چڑھایا"[39]۔

پولس کی میراث دوہری ہے۔ ایک طرف تو اس نے عیسائیت کو پھیلانے اور اسے ایک عالمی مذہب بنانے میں اہم کردار ادا کیا، لیکن دوسری طرف اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اصل تعلیمات میں ایسے تبدیلیاں کیں جو نہ صرف اسلامی عقیدے بلکہ اصل عیسائیت کے بھی بالکل خلاف ہیں۔ آج بھی عیسائی دنیا پولس کے خطوط کو اپنے عقیدے کی بنیاد سمجھتی ہے، جبکہ مسلمان اسے حقیقی مسیحی تعلیمات سے انحراف قرار دیتے ہیں۔

آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ سینٹ پال کی شخصیت اور اس کے نظریات مذہبی تاریخ کے سب سے اہم اور متنازع موضوعات میں سے ایک ہیں۔ اس نے نہ صرف عیسائیت کی شکل بدلی بلکہ مذہبی فکر میں ایسے نظریات متعارف کروائے جو آج تک بحث کا موضوع بنے ہوئے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں، پولس کا کام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اصل توحیدی تعلیمات سے دوری اور ایک نئے مذہبی نظام کی تشکیل کی کوشش سے زیادہ کچھ نہیں تھا۔

کتابیات (Bibliography)

القرآن الکریم

کتاب مقدس

اردو کتب

میر، پروفیسر ساجد - عیسائیت تجزیہ و مطالعہ - لاہور: دار السلام، 2015ء۔

کیرانوی، علامہ الشیخ رحمت اللہ خلیل الرحمن - بائبل سے قرآن تک - ترجمہ مفتی محمد تقی عثمانی - کراچی: مکتبہ دار العلوم، 2010ء۔

English books

- Arnold Meyer, Dr., Jesus or Pual, English translation by J.R.Wilkinson, London and New York ,1909.
- Edward Peters, Francis, Jesus and Muhammad, Parallel Lives,parallel Tracks,Oxford University Press,New York,2011.

Websites

- Journal.christianscience.com, The Apostle Paul's life and journeys, Retrieved 27/09/2025 https://journal.christianscience.com/shared/view/2drfslk0jhs

Refrenceses

[1] القرآن 5:17

[2] کتاب مقدس، لاہور: بائبل اسٹڈی سنٹر، 2010ء، فلپیوں، 5:3

[3] اعمال 13:9

[4] Dr.Arnold Meyer: Jesus or Pual? English translation by J.R.Wilkinson, (London and New York ,1909), 88.

5 پروفیسر ساجد میر، عیسائیت تجزیہ و مطالعہ (لاہور: دارالسلام، 2015ء)، 61۔

6 مفتی محمد تقی عثمانی، بائبل سے قرآن تک (کراچی: مکتبہ دارالعلوم، 2010ء)، 1/103۔

7 اعمال 9:26-19

8 اعمال 9:9-18

[9] Journal.christianscience.com'' The Apostle Paul's life and journeys" " Accessed on 25/202506/ https://journal.christianscience.com/shared/view/2drfslk0jhs

[10] Francis Edward Peters, Jesus and Muhammad, Parallel Lives,parallel Tracks(Oxford University Press,New York,2011),15.

11 المائدہ 5: 17

12 العمران 3:52

13 پروفیسر ساجد میر، عیسائیت تجزیہ و مطالعہ، 68۔

14 Dr.Arnold Meyer: Jesus or Pual?,5.

15 Dr.Arnold Meyer: Jesus or Pual?,34.

16 Dr.Arnold Meyer: Jesus or Pual?, 29-30.

17 Dr.Arnold Meyer: Jesus or Pual?,5.

18 کلسیوں 1 :16

19 فلپیوں 2:6

20 کرنتھیوں 1:19

21 پروفیسر ساجد میر، عیسائیت تجزیہ و مطالعہ، 27، 29، 30۔

22 مرقس 12:29

23 متی 4:10

24 المائدہ 5:72

25 المائدہ 5:73

26 الاخلاص 112:1-4

27 استثناء 21:23

28 پروفیسر ساجد میر، عیسائیت تجزیہ و مطالعہ، 80۔

29 النساء 4:157

[30] Dr.Arnold Meyer: Jesus or Pual?, 18.

31 گلتیوں 2:16

32 متی5:17
33 الحج22: 78
34 المائدہ5: 48
35 الاعراف7: 3
36 النحل16: 90
37کرنتھیوں14:15
38 المائدہ5: 17
39 النساء4: 157

References in Roman English:

Al-Qur'an 5:17
Kitab Muqaddas, Lahore: Bible Study Center, 2010, Filippiyun 5:3
Aamaal 9:13
Dr. Arnold Meyer: Jesus or Paul? English translation by J.R. Wilkinson, (London and New York, 1909), p. 88.
Professor Sajid Mir, Isaiyat: Tajziyah wa Mutali'ah (Lahore: Darussalam, 2015), p. 61.
Mufti Muhammad Taqi Usmani, Bible se Qur'an tak (Karachi: Maktabah Darul Uloom, 2010), Vol. 1, p. 103.
Aamaal 19–9:26
Aamaal 18–9:9
"Journal.christianscience.com" – The Apostle Paul's Life and Journeys (Accessed on 25/06/2025) https://journal.christianscience.com/shared/view/2drfslk0jhs
Francis Edward Peters, Jesus and Muhammad: Parallel Lives, Parallel Tracks (Oxford University Press, New York, 2011), p. 15.
Al-Ma'idah 5:17
Aal-e-Imran 3:52
Professor Sajid Mir, Isaiyat: Tajziyah wa Mutali'ah, p. 68.
Dr. Arnold Meyer: Jesus or Paul?, p. 5.
Dr. Arnold Meyer: Jesus or Paul?, pp. 29–30, 34.
Kulsiyun 16:1
Filippiyun 6:2
Kurantiyon 19:1
Professor Sajid Mir, Isaiyat: Tajziyah wa Mutali'ah, pp. 27, 29, 30.
Markus 12:29
Mattiy 4:10
Al-Ma'idah 5:72
Al-Ma'idah 5:73
Al-Ikhlas 112:1–4
Istisna 21:23
Professor Sajid Mir, Isaiyat: Tajziyah wa Mutali'ah, p. 80.
An-Nisa 4:157
Dr. Arnold Meyer: Jesus or Paul?, p. 18.
Galtioon 16:2
Mattiy 5:17
Al-Hajj 22:78
Al-Ma'idah 5:48
Al-A'raf 7:3
An-Nahl 16:90